

سُستی و کاہلی سے نجات کیسے ملے؟

11-February-2021



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

11 فروری، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

سستی و کاہلی سے نجات کیسے ملے؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

❁... محنت کے فضائل

❁... سستی و کاہلی کی ندرت اور اس کے نقصانات

❁... سستی و کاہلی سے نجات پانے کے 10 طریقے

پیشکش

المدينة العلمية (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ﷺ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سنوں گا ﷻ با آداب بیٹھوں گا ﷻ دورانِ بیان سستی سے بچوں گا ﷻ اپنی اصلاح کے لئے بیان سنوں گا ﷻ جو سنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے آقا کا اندازِ تربیت

خادمِ رسول، حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، ایک انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جن کے معاشی حالات بہت کمزور تھے، وہ ایک دن سب سے سخی آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے اور امداد کا سوال کیا۔

یاد رکھئے! سخاوت صرف مال بانٹنے کا نام نہیں، اصل مقصد سامنے والے کی ضرورت پوری کرنا ہے، ہم بعض دفعہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہماری ضرورت مال ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، ہماری اصل ضرورت کیا ہے؟ یہ دینے والا اللہ جانے یا بانٹنے والے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جانیں، وہ انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بھی سمجھ رہے تھے کہ میری ضرورت مال ہے اور انہوں نے مالی امداد کے لئے سلطانِ دو جہان، رسولِ ذیشان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں سوال کیا لیکن ص ۶۰۰...

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے غیبوں پر خبردار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جانتے تھے کہ ان کی اصل ضرورت مال نہیں کوئی اور چیز ہے۔ چنانچہ فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ عرض کیا: ہمارے پاس ایک چٹائی ہے جو ہم آدھی نیچے بچھا لیتے ہیں، آدھی اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک

پیالہ ہے، اس میں ہم پانی پیتے ہیں۔

اللہ اکبر! صحابہ کرام علیہم الرضوان کا فقر دیکھئے! گھر کا ساز و سامان کیا ہے؟ ایک چٹائی، ایک پیالہ لیکن قربان جائیے! ایسے حالات کے باوجود بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جذبہ ایمانی کم نہیں ہوتا تھا، ان حالات میں بھی ان کی نمازیں قضا نہیں ہوتی تھیں، گھر میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہ ہوتا، اس کے باوجود روزے پابندی کے ساتھ رکھتے تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوان بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر باندھتے تھے، اس کے باوجود غزوہ بدر میں بلایا گیا، بدر میں پہنچے، غزوہ اُحد میں بلایا گیا، اُحد میں پہنچے، غزوہ تبوک کے لئے بلایا گیا، تبوک میں پہنچے

مثالیاً قیصر و کسری کے استبداد کو جس نے | وہ کیا تھا؟ زورِ حیدر، فقرِ بُوذُر، صدقِ سلیمانی
شعر کا مفہوم: قیصر اور کسریٰ (یعنی روم اور ایران کے کافر بادشاہوں) کا ظلم و ستم کس نے مٹایا، ان صحابہ نے جو بہاؤ رکھے، فقر ان کا زیور تھا اور ہمیشہ سچ بولنے والے تھے۔

تُوْ اَنْصَارِی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور! گھر میں ایک چٹائی ہے، ایک پیالہ ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جاؤ! دونوں چیزیں لے آؤ! وہ صحابی رضی اللہ عنہ گھر گئے چٹائی اٹھائی، پیالہ ہاتھ میں لیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے، رَحْمَتِ دو جہاں، سرورِ ذی شایاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلان کیا: کون یہ چیزیں خریدتا ہے؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں ایک دِرہم (چاندی کے سکے) کے بدلے خریدتا ہوں۔ فرمایا: کوئی ہے جو اس سے زیادہ قیمت لگائے؟ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ بولے: حضور! میں 2 دِرہم کے بدلے خریدتا ہوں۔ نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں چیزیں اُن صحابی رضی اللہ عنہ کو دیں، 2 دِرہم وُصُول فرمائے اور ان چیزوں

کے اَضَل مالک کو دِرْہَم دے کر ارشاد فرمایا: بازار جاؤ، ایک درہم کا غلّہ (کھانے پینے کا سامان) خریدو، گھر پہنچاؤ، دوسرے دِرْہَم کی کلبھاڑی خریدو اور میرے پاس لے آؤ! وہ صحابی رضی اللہ عنہ جلدی سے بازار گئے، غلہ خرید، گھر پہنچایا، کلبھاڑی خریدی، لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مِعْرَاج کے دو لہا، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کلبھاڑی میں لکڑی کا دَسْتِہ ڈالا۔

اللہ! اللہ! ایسا آقا بھی زمانے نے نہیں دیکھا ہو گا۔ شان دیکھئے! اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ ہیں، اللہ کے محبوب ہیں، دو جہان کے آقا ہیں، مالکِ جَنّت ہیں، مالکِ کَوْثَر ہیں، جبریل علیہ السلام جن کے گھر خادِم بن کر حاضر ہوتے ہیں، اللہ پاک نے زمین و آسمان ان کے صدقے پیدا کئے، ایسی عِزّت! ایسا رَبّہ...! اس کے باوجود غلاموں کے ساتھ تعلق دیکھئے، اپنے ہاتھ مبارک سے کلبھاڑی میں دستہ ڈال کر دے رہے ہیں۔

اَزْبابِ نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندے تو مل ہی جائیں گے آقا نہ ملے گا

اے مَاشِقَانِ رَسول! حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازِ تربیت بھی دیکھئے! صحابہ کرام علیہم الرضوان وہ ہیں جو حُضُورِ اَقْدَس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اشارے پر جان ہتھیلی پر رکھ کر حاضر ہو جایا کرتے تھے، اگر آقائے دو جہاں، سرورِ ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن صحابی رضی اللہ عنہ کو حُضُورِ فرمادیتے کہ چٹائی اور پیالہ فروخت کر کے کلبھاڑی خرید لو، ان کے لئے یہ فرمانا بھی کافی تھا، وہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ضرور عمل کرتے لیکن سردارِ انبیاء، محبوبِ کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ارشاد نہیں فرمایا بلکہ کر کے دکھایا، معلوم ہوا

تربیت ہمیشہ انگلی پکڑ کر کی جاتی ہے، قوم کو ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا جاتا ہے، اس میں مُبَلِّغِیْنَ کے لئے دَرَس ہے کہ اصلاح کرنی ہے تو صِرْف کہہ کر نہیں، کر کے بھی دکھائیں، ہم لوگ اکتا جاتے ہیں، مثلاً میں نے فلاں کو اتنی مرتبہ نماز کی دعوت دی، وہ مانتا ہی نہیں، ارے بھائی! نہیں مانتا تو کیا ہوا؟ آپ اس کے گھر چلے جائیے، دستک دیجئے، سلام کیجئے، پیار سے، حکمتِ عملی کے ساتھ، اپنے ساتھ مسجد میں لے آئیے۔ گھر میں بچہ غلطی کر دے تو اسے ایک، دو مرتبہ سمجھایا جاتا ہے، تیسری مرتبہ تھپڑ لگتا ہے، پیارے اسلامی بھائیو! ایسے نہیں ہونا چاہیے، یہ غلط انداز ہے۔ تربیت کرنی ہے تو اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں، حکمتِ عملی اپنائیے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہی اندازِ تربیت تھا، پھر اس مُبَارَک انداز کا نتیجہ بھی دیکھیے! ایسی قوم جس کی اُس وقت دُنیا میں کوئی عرّت نہ تھی، سَيِّدُ الْمُبَلِّغِیْنَ، رَحْمَةُ اللّٰعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قوم کی ایسی تربیت فرمائی، ایسی تربیت فرمائی کہ انہیں دُنیا کا امام بنا دیا۔

<p>کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم</p>	<p>کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا</p>
--	--

خیر! آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ مبارک سے کلہاڑی میں دستہ ڈالا، اَنْصَارِی صحابی رَضِی اللہُ عَنْہُ کو دیا اور فرمایا: جنگل میں جاؤ، لکڑیاں کاٹو، بازار میں فروخت کرو! 15 دِن تک مجھے نظر نہیں آنا۔ اَنْصَارِی صحابی رَضِی اللہُ عَنْہُ نے کلہاڑی لی اور چلے گئے۔ 15 دِن کے بعد واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں 10 دِرْہَم تھے۔ نبی رَحْمَت، شَفِیْع اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا: تم سُوَال کرو اور وہ سُوَال کل قیامت

کے دن تمہارے چہرے پر داغ بنے، تمہارا اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا اس سے بہت بہتر ہے۔⁽¹⁾

جو کرتے ہیں محنت، مشقت زیادہ | خدا اُن کو دیتا ہے برکت زیادہ
محنت میں عظمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے محنت کی اہمیت معلوم ہوئی۔ محنت کامیابی کی کنجی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ محنت کو پسند فرماتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں عجیب ذہنیت پائی جاتی ہے، کتنے ایسے ہوں گے جو بڑی بڑی نوکریوں کے سہانے خواب دیکھتے ہوں گے، ایک ہی رات میں امیر کبیر بن جانے کی خواہش رکھتے ہوں گے مگر محنت و مزدوری سے دور بھاگتے ہوں گے۔ یاد رکھئے! انسان کی عظمت محنت کرنے میں ہے۔ اللہ کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُوْمِنَ الْمُحْتَرِفَ بے شک اللہ پاک طلبِ معاش میں تکلیف اٹھانے والے مومن کو پسند فرماتا ہے۔⁽²⁾ سب سے افضل رسول، رسول مقبول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں سوال ہوا: سب سے پاکیزہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کی کمائی کھانا۔⁽³⁾ حدیث پاک میں ہے: الْرَّحْمَةُ رَحْمَةٌ رَحْمَتٌ يَعْنِي مَشَقَّةٌ رَحْمَتٌ ہے۔⁽⁴⁾ افسوس! ہم تن آسان ہو گئے، آرام طلبی، راحت پسندی ہمارے مزاج کا حصہ بن گئی، سستی دیمک کی طرح ہمارے کردار کو اندر سے کھوکھلا کر رہی ہے۔ * - خود اٹھ کر پانی کا گلاس پی لینا ہمیں

①... ابوداؤد، کتاب زکاۃ، باب ما تجوز فیہ المسالۃ، صفحہ: 269، حدیث: 1641، خلاصہ۔

②... جامع صغیر، صفحہ: 116، حدیث: 1873۔

③... شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، جلد: 2، صفحہ: 88، حدیث: 1238۔

④... مقاصد الحسنۃ، حرف الزی، حدیث: 534۔

بوجھ لگتا ہے * - کھانا بنانا یا ملے * - روٹی پکی پکائی ملے * - کپڑے دھلے دھلائے ملیں * - مؤنٹر سائیکل، کار وغیرہ چلانی ہم نے ہے، اس کی مَرَمَّت کوئی اُور کروادے * - ہر چیز ریموٹ کنٹرول (Remote Control) ہو * - پنکھا، لائٹ وغیرہ اُٹھ کر بند کرنی، چلانی (on/off کرنی) نہ پڑے * - اب تو دروازے بھی سینیٹسز سے کھلنے، بند ہونے والے آگئے، ہاتھ سے دروازہ کھولنے، بند کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں * - دینی کاموں میں سستی * - نمازوں میں سستی * - علم دین سیکھنے میں سستی * - قرآن پڑھنے میں سستی * - سنتیں اپنانے میں سستی * - قرض لوٹانے میں سستی۔ ہر جگہ سستی، سستی اور سستی بھری پڑی ہے اور معاشرے کو دن بہ دن تنگی کے گہرے گڑھے میں دھکیلتی چلی جا رہی ہے۔ یاد رکھئے! سست اور راحت پسند آدمی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

منظر چمنستاں کے زیبا ہوں کہ نازیبا | محزوم عمل نرگس، مجبور تماشا ہے
مفہوم: معاشرہ ترقی کرے یا تنگی کا شکار ہو، کوئی کامیاب ہو یا ناکام ہو، جو کام نہیں کرتا، سستی کا شکار رہتا ہے وہ صرف بیٹھ کر تماشا دیکھ سکتا ہے، تبصرے کر سکتا ہے، اُور کچھ نہیں کر سکتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل مستحبات تو مستحبات فرائض و واجبات کی ادائیگی میں بھی بسا اوقات سستی نظر آتی ہے حالانکہ فرائض و واجبات کی ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ مُتَأَفِقِينَ کی علامت ہے۔ جیسا کہ بیچ وقتہ نماز کے مُتَعَلِّقِ قرآن کریم میں ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
 كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿۱۰۳﴾ (پ ۵، النساء: ۱۰۳)
 ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر
 وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

معلوم ہو اہر نماز کا ایک خاص وقت مقرر ہے، جس کا خیال رکھنا لازم و ضروری ہے، جو لوگ اس وقت کا خیال نہیں رکھتے یا ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کے

مُتَعَلِّقٍ اِرْشَادٍ هُوَ تَابِتٌ:

وَ اِذَا قَامُوا اِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالًا ۙ

يُرْآءُونَ النَّاسَ (پ ۵، النساء: ۱۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں
تو ہارے جی سے لوگوں کا دکھاوا کرتے ہیں۔

تفسیر صراط الجنان جلد 2 صفحہ 335 پر ہے: منافقوں کی علامت یہ ہے کہ جب مؤمنین کے ساتھ نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو مرے دل سے اور سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان تو ہے نہیں جس سے عبادت کا ذوق اور بندگی کا لطف انہیں حاصل ہو سکے، محض لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خُشوع و خُضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لے جانا، دل جمع کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔

نہ نیکی کی دعوت میں سستی ہو مجھ سے | بنا شائقِ قافلہ یا الہی!

نیک اعمال میں سستی

اے عاشقانِ رسول! سستی دور کیجئے اور فرائض و واجبات ہی نہیں بلکہ اپنی تمام ذمہ داریاں بروقت ادا کرنے کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے، یہی نہیں بلکہ نیکیاں کرنے میں بھی جلدی کیجئے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، اس میں ایک ایسی تجارت ہے جس کا نفع آخرت میں ملے گا، مگر افسوس! بعض نادان دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے کی وجہ سے نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں سستی کا شکار نظر آتے ہیں۔

یاد رکھئے! ہمیں سستی و کاہلی نہیں کرنی، بلکہ سستی کو دُور کر کے نیک اعمال کے ذریعے اپنے آپ کو نیک طبیعت بنانا ہے کیونکہ صحت مند اور نیک طبیعت ہونا بھی اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: جو شخص اللہ پاک سے ڈرتا ہے اس کے لئے صحت مند ہونا مالداری سے زیادہ بہتر ہے اور نیک طبیعت ہونا کئی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔⁽¹⁾

حضرت سیدنا محمد بن کعب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اس ارشادِ مبارکہ کی وضاحت فرماتے ہیں کہ بدن کا تندرُست رہنا عبادت کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ صحت ایک عظیم نعمت ہے جبکہ بیمار اور سُست شخص عبادت کرنے سے لاجار و عاجز ہوتا ہے اور صحت و تندرستی کے ساتھ عُزبت کا ہونا اس بات سے بہتر ہے کہ لاجاری کے ساتھ مالداری ہو اور نیک طبیعت ہونا ایک ایسا (روحانی) سُرو ہے جس کے سبب اللہ پاک اپنے بندے کو اپنی اطاعت کی توفیق، (عبادت کے لیے) اُکتاہٹ سے پاک زندگی اور تھکاوٹ سے پاک جسم عطا فرماتا ہے اور اسے (دنیا کے) خوفناک خطرات سے مامون کر دیتا ہے اور جب زندگی خدشات و خطرات سے محفوظ ہو جائے اور تنگی نہ رہے تو دل جلا (یعنی زندگی) پاتا ہے اور نفس مطمئن ہو جاتا ہے ایسا شخص نعمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔⁽²⁾

کرجوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا پھر بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہو گا موت جس دم آگئی

سستی کے متعلق 3 احادیث

①... مسند احمد، جلد: 9، صفحہ: 457، حدیث: 23802۔

②... دُنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی، صفحہ: 67، بتغیر قلیل۔

(1): بخاری شریف، حدیث: 6223 میں ہے: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَّاسَ وَيَكْرَهُ الشَّؤْبَ بے شک اللہ پاک چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائے کو ناپسند کرتا ہے۔ (1) عَلَّامَةُ عَبْدِ الرَّؤُوفِ مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جمائے زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ سستی کی علامت ہے اس لئے اللہ پاک کو ناپسند ہے۔ (2) مَعْلُومٌ هُوَ اللَّهُ پَک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سستی کی علامات کو بھی پسند نہیں فرماتے۔

(2): مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سردار صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمت کے متعلق 4 چیزوں سے خوف کا اظہار کیا، فرمایا: أَخْشَى مَا خَشِيَتْ عَلَى أُمَّتِي مُجْهِي ابْنِي اُمت کے معاملے میں جن باتوں کا زیادہ خوف ہے وہ یہ ہیں: ❁ كِبْرُ الْبَطْنِ پيٹ کا بڑا ہونا (اس سے مراد قدرتی موٹاپا نہیں ہے بلکہ علما فرماتے ہیں وہ موٹاپا بڑا ہے جو بہت کھانے پینے اور عیش و عشرت کے ذریعے خود پیدا کیا جائے) ❁ مَدْوَامَةُ النَّوْمِ زیادہ سونا ❁ الْكَسَلُ سستی ❁ وَضَعْفُ الْيَقِينِ اور یقین کی کمزوری۔ (3)

(3): ایک بڑی خوبصورت حدیث پاک ہے، آخری نبی، مکی مدنی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: الْصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ صبر آدھا ایمان ہے۔ (4) عَلَّامَةُ عَبْدِ الرَّؤُوفِ مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ایمان دل کے یقین کا نام ہے اور اس ایمان کے بہت تقاضے ہیں، * - نماز ایمان کا تقاضہ ہے * - زکوٰۃ ایمان کا تقاضہ ہے * - حج ایمان کا

①... بخاری، کتاب الادب، باب ما يستحب من العطاس... الخ، صفحہ: 1540، حدیث: 6223، مستطاب۔

②... فیض القدير، جلد: 2، صفحہ: 367، تحت الحدیث: 1871۔

③... جامع صغیر، صفحہ: 25، حدیث: 295۔

④... معجم الکبیر، جلد: 4، صفحہ: 463، حدیث: 8466۔

تقاضا ہے *۔ نیکی کی دعوت دینا ایمان کا تقاضا ہے *۔ برائی سے منع کرنا ایمان کا تقاضا ہے *۔ خیر خواہی کرنا ایمان کا تقاضا ہے، 2 چیزیں ایمان کے ان تقاضوں پر عمل سے روکتی ہیں:

(1): سُستی (2): نفس کی خواہش۔

چونکہ صبر سُستی اور نفس کی خواہش کو دبا کر ایمان کے تقاضوں پر عمل کرنے میں مدد دیتا ہے، اس لئے فرمایا: صبر آدھا ایمان ہے۔⁽¹⁾

سُستی کیا ہے؟

سُستی اَضَل میں رفتار کا وُضْف ہے، ایک کام آپ گھنٹے میں کر سکتے ہیں لیکن اس سے غفلت بَرَت کر، تِن آسانی سے کام لیتے ہوئے، اسے 2، 3 یا 4 گھنٹے میں پورا کرتے ہیں تو یہ سُستی ہے۔ کام کرنے کو دِل نہ کرنا، آج کا کام بلا وجہ اگلے دِن پر ڈال دینا، ”ابھی کرتا ہوں“ ”اچھا کرتا ہوں“ کہہ کر کام کو ملتوی کر دینا، یہ بھی سُستی ہی کا حصّہ ہے۔

سُستی کے بعض طبعی اسباب

سُستی بعض دفعہ جسمانی امراض کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً * نیند پوری نہ ہو تو سُستی آتی ہے * ٹینشن ہو تو کام کی رفتار سست پڑ جاتی ہے * بلڈ پریشر لو (Low) ہو جائے * شوگر لیول لو (Low) ہو جائے تب بھی سُستی آتی ہے * جسم میں خون کی * وٹامن کی کمی ہو جائے * بالخصوص وٹامن ڈی کی کمی ہو تو جسم سست رہنے لگتا ہے * موسمی تبدیلی کا بھی ہمارے مزاج پر بڑا اثر پڑتا ہے، سردی کے موسم میں عموماً سُستی زیادہ آتی ہے۔ سُستی آنے کی ایسی کوئی وجہ ہو تو ڈاکٹر سے باقاعدہ علاج کروانا چاہیے۔

ایک سستی وہ ہے جو مزاج کا حصہ ہوتی ہے، بندہ ہر معاملے میں تن آسانی کا شکار ہوتا ہے، جسمانی طور پر اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، اس کے باوجود وہ سُست ہوتا ہے، ایسی سستی بعض باطنی امراض کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایسی سستی کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں، آئیے! ایسی سستی کے 10 علاج سنئے، ان پر عمل کیجئے اور سستی ختم کر کے محنتی بننے کی کوشش کیجئے۔

(1): ٹال مٹول مت کیجئے!

سستی کی سب سے بڑی وجہ طولِ امل (لمبی اُمید) ہے۔ جو بندہ آج کا کام کل پر ڈالتا ہے، وہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہوں گا۔ یہ ایک دھوکا ہے، زندگی میں کل کبھی نہیں آتی۔ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے استاد محترم فرماتے ہیں: دُنیا 3 سانس ہے: * ایک سانس جو ہم لے چکے، اس پر ہمارا کوئی اختیار نہیں۔ * دوسری سانس جو ہم لے رہے ہیں، ہم نے جو کرنا ہے، اسی میں کرنا ہے۔ * تیسری سانس جو ابھی آئی ہے، اس کا ہمیں کوئی بھروسہ نہیں، نہ جانے آئے گی یا نہیں۔ (1)

اپنے اِزد گردِ نظر دوڑائیے! موت کے اسباب نے ہمیں چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے، زمین موت کا ایک سبب ہے، زلزلہ آتا ہے، یک دم زمین ہلتی ہے اور لوگ موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں، چھت گرنے سے موت واقع ہو جاتی ہے، بجلی کی تاریں (Electric Wires) ہمارے اِزد گردِ پھیلی ہوئی ہیں، ان کے ذریعے کرنٹ لگنے سے موت واقع ہو جاتی ہے، موٹر سائیکل، کار وغیرہ ہم بڑے شوق سے خریدتے ہیں، کئی ایسے ہیں جنہیں جہاز پر بیٹھنے کا شوق ہوتا ہے، یہ سب موت کے اسباب ہیں، ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، موت واقع ہو جاتی ہے، جہاز گر کر تباہ ہو جائے سینکڑوں لوگ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، کھانا جو



ہم بڑے شوق سے کھاتے ہیں، یہ بھی موت کا ایک بڑا سبب ہے، بندہ کھانا کھا رہا ہوتا ہے، لقمہ حلق میں اٹکتا ہے، سانس رکتی ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے، دل کی بیماریاں، کینسر وغیرہ مہلک بیماریاں عموماً کھانے پینے کی بے ترتیبی سے لگتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں حادثات اور مہلک امراض سے محفوظ فرمائے لیکن کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے، موت کے سائے ہر وقت انسان کے سر پر منڈلا رہے ہیں، انسان پھر بھی لمبی امیدیں لگاتا ہے؟

پیام مرگ دیتے ہیں ہزاروں حادثے پھر بھی

ہماری قوم کی ساحل تن آسانی نہیں جاتی

یاد رکھئے! سُستی شیطان کا وسوسہ نہیں، سُستی نفس کا مطالبہ ہے۔ شیطانی وسوسہ عارضی ہوتا ہے، جب وسوسہ آئے، آپ ذکرُ اللہ کر لیجئے، وسوسہ ختم ہو جائے گا لیکن نفس کا مطالبہ ایسا نہیں ہوتا، نفس کی خواہش دن بہ دن شدت اختیار کرتی ہے، نفس کا ایک ہی علاج ہے، اس کی خواہشات کو دبایا جائے، اس کی خواہشات کا الٹ کیا جائے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقل و نقل (یعنی قرآن و حدیث) اور تجربہ گواہ ہیں کہ نفس آثارہ کی باگ جتنی کھینچئے، دبتا ہے اور جس قدر ڈھیل دیجئے، زیادہ پاؤں پھیلاتا ہے۔ (1)

اگر آپ اپنے اندر سے سُستی ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس معاملے میں سنجیدہ ہیں تو اپنے 24 گھنٹوں کا جائزہ لیجئے، جس جگہ ایک منٹ کی بھی نفس سُستی کرتا ہے، اس جگہ اسے دبا دیجئے، نفس کو ایک منٹ کی بھی سُستی مت کرنے دیجئے۔ اگر آپ نفس کو ایک منٹ کی سُستی کرنے دیں گے، یہ 2 منٹ کی سُستی کا مطالبہ کرے گا، آپ 2 منٹ کی سُستی

گھنٹے بھی دوڑے تو نہیں تھکے گا۔ پہلا شخص 20 منٹ میں تھک گیا اور دوسرا 2 گھنٹے میں بھی تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوا، یہ دوسرا آدمی لوہے کا نہیں بنا ہوا، اس نے بھی پہلے پہل جب دوڑنا شروع کیا تھا تو تھوڑی دیر میں تھک گیا تھا مگر اس نے خود کو تھکایا، روٹین سے دوڑتا رہا، آہستہ آہستہ اسے دوڑنے کی عادت ہو گئی، اب یہ 2 گھنٹے بھی دوڑے تو نہیں تھکتا، پتا چلا؛ تھکاوٹ سے چھٹکارا اسی کو ملتا ہے جو خود کو تھکا لیتا ہے۔

فراغت سے دنیا میں اک دم نہ بیٹھو
اگر چاہتے ہو فراغت زیادہ

آپ دُنیا کا سَر و نے کر لیجئے، جو بندہ زیادہ مَصْرُوف ہوتا ہے، وہ زیادہ ایکٹو ہوتا ہے اور جو جتنا فاریغ ہوتا ہے، اتنا ہی سست ہوتا ہے۔ آپ خود کو مَصْرُوف کر دیجئے، خود کو محنت کے کاموں میں لگا دیجئے، خود کو ایک منٹ بھی فاریغ نہ رہنے دیجئے، یہ سستی کا سب سے زبردست علاج ہے۔

عُموماً ہمارے ہاں کچھ جملے بولے جاتے ہیں: ”میں فاریغ ہوں“ ”فلاں وقت میں فاریغ ہوتا ہوں“ ”کچھ نہیں بس ٹائم پاس کر رہا تھا“ وغیرہ۔ آپ کو پتا ہے؟ یہ اسلامی مزاج کے جملے نہیں ہیں، ایک مسلمان کی زبان پر یہ جملے ہر گز زیب نہیں دیتے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم نے مرنا ہے، قبر کی ایک لمبی زندگی ہے، پھر حشر میں اٹھنا ہے، قیامت کا پچاس ہزار سال کا دن ہو گا، تپتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، سامنا قہر کا، ایک طرف جنت، ایک طرف دوزخ، اس حال میں ہمیں اپنی زندگی کا حساب دینا ہے۔ ایک سٹوڈنٹ نے تین گھنٹے کا پیپر دینا ہوتا ہے، اس کے لئے کئی کئی مہینے تیاری کی جاتی ہے لیکن یہاں مُعاملہ الٹ ہے، حساب کے لئے پچاس ہزار سال کا دن اور تیاری کے لئے یہ مختصر سی

زندگی، ہم نے اسی مختصر زندگی میں پچاس ہزار سالہ دن کے لئے تیاری کرنی ہے، بھلا ہمارے پاس وقت کہاں سے ہوگا، ہمارا ایک ایک منٹ قیمتی ہے، ایک ایک سانس قیمتی ہے، ہم فارغ کیسے ہو سکتے ہیں؟ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ
 كَدًّا حَافِلًا لِّقِيهِ ۖ (پارہ 30، سورۃ الانشقاق: 6) رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔
 ترجمہ کنزالایمان: اے آدمی بے شک تجھے اپنے

غور کیجئے! ہماری ہر سانس ہمیں موت کے قریب کر رہی ہے، ہمارے حساب کا دن قریب سے قریب آرہا ہے، ہمارے پاس پہلے ہی وقت بہت کم ہے، مزید فارغ رہ کر ہم خود کو تباہ کیسے کر سکتے ہیں؟ اعلیٰ حضرت کے والد، مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کہیں سے گزر رہے تھے، 2 آدمیوں کو فضول کام میں مصروف دیکھا، فرمایا: اَلْفَارِغُ مَا مَرِيْهُذَا فَارِغٌ شَخْصٌ كُو اس کا حکم نہیں دیا گیا، پھر آپ نے سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کی آیت: 7 تلاوت کی، اللہ کریم فرماتا ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۗ
 (پارہ 30، سورۃ الم نشرح: 7) کوشش کرو
 ترجمہ کنزالعرفان: تو جب تم فارغ ہو تو خوب

مطلب یہ ہے کہ جب ایک عبادت سے فارغ ہو تو دوسری شروع کر دو اور کسی وقت عبادت سے خالی نہ رہو کہ تمہیں پیدا کرنے کا اصل مقصد عبادت ہی ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! سستی بھگائیے، خود کو مصروف کیجئے، اپنے 24 گھنٹوں کا جدول (Schedule) بنائیے، اس میں ایک لمحہ بھی فارغ نہ رکھئے، اس میں نیند کا وقت بھی رکھئے، گھر والوں کو بھی ٹائم دیجئے، بچوں کے لئے بھی ٹائم رکھئے، انہیں علم دین سکھائیے،

سنتیں و آداب سکھائیے، ان سے خوش طبعی کیجئے، ضروری ذنیوی کام اور گھریلو کام کاج کا بھی وقت مقرر کیجئے، عبادت کے اوقات بھی مقرر کیجئے مگر جدول ایسا رکھئے کہ 24 گھنٹوں میں ایک منٹ بھی بغیر جدول کے نہ ہو، آپ کو ٹائم پاس کے لئے T.V، فیس بک، یوٹیوب، ویڈیو گیمز وغیرہ کا سہارا نہ لینا پڑے۔

(3): خود پر زیادہ بوجھ مت ڈالئے

اے ماشقانِ رسول! خود کو مَصْرُوف کیجئے مگر اس میں ایک چیز کا لازمی لحاظ رکھئے کہ خود پر بوجھ مت ڈالئے۔ فزکس (Physics) کا ایک اُصول ہے: ”کسی بھی چیز کو حرکت دینے کے لئے قوت کی ضرورت ہوتی ہے، آپ جس چیز کو جتنی قوت سے حرکت دیں گے، وہ اتنی ہی تیز حرکت کرے گی،“ سائیکل کی مثال لیجئے، سائیکل چلانے والا جتنی طاقت سے پیڈل گھماتا ہے، سائیکل اتنی تیز چلتی ہے، جب کسی چیز پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو وہ سست پڑ جاتی ہے، آپ نے لوڈر گاڑیاں دیکھی ہوں گی، ٹرالی، ٹرک، کنٹینر وغیرہ، آپ سڑک پر جائزہ لے لیجئے، ٹرالی، ٹرک وغیرہ خالی ہوں تو تیز چلتے ہیں لیکن جب لوڈ ہوں تو ان کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور اگر انہیں اوور لوڈ کر دیا جائے، جو کہ قانوناً جرم بھی ہے تو اس صورت میں ان گاڑیوں کی رفتار مزید سست ہو جاتی ہے۔ یہی حالت انسان کی بھی ہے، آپ اپنی طاقت کے مطابق خود پر بوجھ ڈالیں گے تو چاق و چوبند رہیں گے، سستی آپ سے دُور رہے گی لیکن جیسے ہی آپ اپنا بوجھ زیادہ کریں گے، سست ہو جائیں گے۔ لہذا کبھی بھی خود کو فارغ مت چھوڑیئے مگر کام اتنا ہی کیجئے جتنی آپ کی طاقت ہے۔ مثال کے طور پر آپ اپنے 24 گھنٹوں میں سے 8 گھنٹے نیند کے نکال دیجئے

کہ عمومی حالت میں اتنی نیند ضروری ہے، اگر آپ نیند پوری نہیں لیں گے تو بھی سست ہو جائیں گے۔ 8 گھنٹے نکالنے کے بعد آپ کے پاس کل 16 گھنٹے باقی بچے، فرض کیجئے آپ کے پاس 8 کام ہیں، ہر کام پر 2 گھنٹے وقت لگے گا تو آپ 16 گھنٹے میں 8 کام ہی کیجئے، ان میں سے ایک بھی کام مت چھوڑیئے لیکن ان 8 کاموں کو 8 ہی رکھئے، جیسے ہی آپ مزید کام اپنے سر لیں گے حالانکہ آپ کے پاس مزید کام کرنے کے لئے کوئی خالی وقت نہیں تو آپ سست پڑ جائیں گے، نتیجہً آپ کے 8 کام بھی متاثر ہو جائیں گے۔ لہذا ہمیشہ اپنے اُوپر اتنا ہی بوجھ ڈالئے جتنا آپ اُٹھا سکتے ہیں، زیادہ ڈالیں گے تو سست پڑ جائیں گے۔ صدیقہ بنت صدیق، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کام کو زیادہ پسند فرماتے تھے؟ فرمایا: مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَهْ كَامٍ جَوِ اسْتِقَامَتِ كَسَا تَهْ كِيَا جَا ئَءِ خَوَا هْ تَهْوُزَا هُو۔⁽¹⁾

(4): نَفْسِ اَمَارَهْ كِي 2 كَمزورِيَاں

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے نفس کی 2 بڑی کمزوریاں ہیں؛ (1): نفسِ لالچی ہوتا ہے، تجربہ کر لیجئے، نفس کو جس چیز میں اپنا فائدہ نظر آئے، وہ کام یہ بھاگ کے کر لیتا ہے۔ (2): نفس کی دوسری بڑی کمزوری ہے کہ نفس ڈرتا بہت ہے، کسی بڑے ہال میں لوگ بیٹھے ہوں، کوئی آکر کہہ دے کہ یہ چھت گرنے والی ہے جلدی یہاں سے نکل جائیئے تو سست سے سست بندہ بھی بھاگ کر وہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔

اگر آپ سستی ختم کرنا چاہتے ہیں تو نفس کی ان دونوں کمزوریوں کا فائدہ اُٹھائیئے:



✽ **نفس کو لالچ دیجئے:** مثال کے طور پر نماز پڑھنے میں آپ کا نفس سستی دکھاتا ہے، آپ غور کیجئے! آپ کے نفس کو کیا چیز زیادہ پسند ہے، فرض کیجئے کسی کو آم بہت پسند ہیں، اب وہ اپنے نفس کو لالچ دے کہ اگر تم پانچوں نمازیں باجماعت پڑھو گے تو میں تمہیں آم کھلاؤں گا، اِنْ شَاءَ اللّٰه! آپ سستی سے بچ جائیں گے۔ حضرت ذُو النُّونِ مِصْرِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو لذیذ کھانا کھانے کی خواہش ہوئی، آپ نے 10 سال تک اس خواہش کو دبائے رکھا، ایک مرتبہ عید کی رات تھی، نفس نے لذیذ کھانے کا پُر زور مطالبہ کیا، حضرت ذُو النُّونِ مِصْرِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے خود سے فرمایا: اگر تم 2 رکعت میں پورا قرآن ختم کرو تو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی۔ نفس اس پر آمادہ ہو گیا، چنانچہ آپ نے 2 رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت فرمائی۔⁽¹⁾

✽ **نفس کو ڈرائیے، اسے سزا دیجئے:** مثلاً آپ کا نفس کسی کام میں سستی کرتا ہے تو اسے ڈرائیے کہ اگر یہ کام نہ کیا تو آج کھانا نہیں ملے گا، پھر اس پر پکے رہیے، اگر پھر بھی سستی آئے تو کھانا مت کھائیے، نفس کو بھوکا رکھئے، اِنْ شَاءَ اللّٰه نفس سُدھر جائے گا اور سستی چھوڑ دے گا۔

آپ یہی طریقہ ایک اُور انداز میں بھی اختیار کر سکتے ہیں: نفس کو جَنَّت کی نعمتیں یاد دلائیے، جَنَّت کے خوب صورت محلات کا تذکرہ پڑھیے، وہاں کے لذیذ کھانے، وہاں کی دُکھ دَرْد سے پاک زندگی، اللہ پاک کی رضا اور سب سے بڑھ کر اللہ پاک کا دیدار کتنی نعمتیں ہیں، ان کا مطالعہ کیجئے، پھر اس کے مُقابلے میں جہنم کے عذاب، وہاں کے شعلے مارتی آگ، بڑے بڑے سانپ، بچھو، جہنم میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی، آگ کے جوتے پہنادیئے

جائیں گے، دماغ کھولے گا، گوشت پوست سب جھڑ جائے گا، ان عذابات سے خود کو ڈرائیے، جس کام میں آپ کا نفس سستی دکھاتا ہے، خاص اُس کام کے فضائل پڑھیے، وہ کام نہ کرنے کے نقصانات کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ! ذُنْبُنْ بِنِ جَائِے گا اور سستی سے جان چھوٹے گی۔

مدنی مشورہ: قرآن کریم میں، احادیث میں جَنَّتْ کا تذکرہ ہے، بہارِ شریعت کے پہلے حصے میں جَنَّتْ اور دوزخ کا بیان ہے، ان کا مطالعہ کیجئے، صراطِ الجنان پڑھیے، مکتبۃ المدینہ کی کُتُب: جہنم میں لے جانے والے اَعْمَال، جَنَّتْ میں لے جانے والے اَعْمَال اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُتُب و رسائیل پڑھیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

(5): بہانے خوری سے بچئے

یاد رکھئے! نفس کی مثال بچے جیسی ہے، آپ نے دیکھا ہو گا؛ بچے عموماً مشقت سے بچنے کے راستے نکالتے ہیں، بچے زیادہ دُور کی نہیں سوچتے، کس کام میں فائدہ ہے، کس میں نقصان ہے، اس کی فکر عموماً بچوں کو نہیں ہوتی، بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ جس کام کو دل نہ چاہ رہا ہو اس سے بچنے کے لئے حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں، نفس کی بھی یہی حالت ہے، نفس فوری فوائد کو دیکھتا ہے اور کام نہ کرنے کے بہانے نکالتا ہے، سستی مٹانے کے لئے نفس کی اس چال کو ناکام بنائیے۔ کام نہ کرنے کے بہانے مت سوچیے بلکہ کام کرنے کی راہیں نکالئے اور کام نہ کرنے پر کبھی بھی خود کو تسلی مت دیجئے، ایک مثال ہے: آپ گھر بیٹھے تھے، مسجد میں اذان ہوئی، آپ نے خود کو آمادہ کیا اور نماز کے لئے چل پڑے، ابھی

اُٹھے ہی تھے کہ بچن سے آواز آئی: چائے بن رہی ہے، پی کر جائیے گا۔ آپ کے دل میں خیال آئے گا: چائے نہ پی کر گیا تو چائے ضائع ہو جائے گی، چائے پینے سے نیند اڑ جائے گی تو نماز اچھی طرح توجہ کے ساتھ پڑھ سکوں گا، لہذا چائے پی کر جانا چاہیے۔ آپ بیٹھ گئے، چائے پی، گھڑی دیکھی، جماعت میں چند منٹ باقی تھے، اب آپ جلدی سے باہر نکلے، راستے میں آپ کو ایک دوست مل گیا، اب دل میں خیال آئے گا: بڑے دن بعد دوست ملا ہے، اسے وقت دینا ضروری ہے، مسلمان بھائی سے اچھا سلوک کرنا بھی تو نیکی ہے یہ سوچ کر آپ دوست کے ساتھ گپ شپ میں مصروف ہو گئے، اتنے میں جماعت نکل گئی، اب نفس سستی دلائے گا: جماعت تو نکل چکی، اب گھر ہی نماز پڑھ لی جائے۔

اس مثال کو سامنے رکھ کر غور کیجئے! ہماری زندگی میں بے شمار ایسے مواقع آتے ہوں گے کہ ہم ایسی چھوٹی چھوٹی، بے معنی و جُوبات کی بنا پر اہم کاموں سے سستی کرتے رہتے ہیں * - رَش میں پھنس گیا تھا * - سر میں دَرَد تھا * - مہمان آگئے تھے * - بارش ہو رہی تھی * - موسم خراب تھا * - باڈل گھرے ہوئے تھے وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کے بہانے ہمارا نفس ہمیں سکھارہا ہوتا ہے، اور زیادہ نقصان کی بات یہ ہے کہ اسے سستی سمجھا نہیں جاتا، عموماً لوگ ایسی صورت میں خود کو تسلی دیتے ہیں، اے ماشقانِ رسول! ایسا مت کیجئے، نفس بہانے خور ہے، آپ اس کے بہانے سُن کر تسلی دیں گے تو یہ مزید بگڑتا جائے گا اور دن بہ دن اس کی سستی میں اضافہ ہی ہوگا، ایسی صورت میں خود کو تسلی دینے کی بجائے، خود کو ڈانٹئے، اپنے آپ پر شرمندگی طاری کیجئے، سوچئے! کیا یہ بہانے آپ کو کامیابی دلا سکتے ہیں؟ کیا ایسی چھوٹی چھوٹی و جُوبات کی بنا پر اگر آپ اہم کام چھوڑ دیں گے یا

اُن میں سستی کریں گے تو اپنی منزل حاصل کر پائیں گے؟

یاد رکھئے! اللہ پاک نے کوئی چیز بے فائدہ نہیں بنائی، اس دُنیا میں ہر انسان کی ایک قیمت ہے، کوئی گورا ہے یا کالا، چھوٹا ہے یا بڑا سب قیمتی ہیں، ہماری جان، ہمارا وقت بہت قیمتی ہے لیکن فیصلہ ہم نے کرنا ہے کہ ہم اپنے آپ کی، اپنے وقت کی کتنی قیمت وُصول کرتے ہیں، سستی کر کے، آج آرام کر کے کل کی ناکامی اور شرمندگی خریدتے ہیں یا آج مشقت اُٹھا کر کل کی کامیابی حاصل کرتے ہیں، اس کا فیصلہ ہم نے کرنا ہے۔ الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، کیا آپ جانتے ہیں ایک مسلمان کی، اس کے وقت کی قیمت کیا ہے؟ جَنَّت...! جی ہاں! مسلمان کی قیمت جَنَّت ہے۔ پارہ: 11، سورہ توبہ، آیت: 111 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

<p>ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔</p>	<p>إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ</p>
---	---

مشہور صوفی بزرگ، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں: دیکھو! اللہ پاک نے تمہیں، تمہارے وقت کو، تمہاری جان کو، تمہارے مال اور کاروبار کو خرید لیا ہے کہ یہ چیزیں اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرو تو تمہارے لئے ہمیشہ رہنے والی جنت ہے، مسلمانو! اللہ پاک کے ہاں تمہاری ایسی قیمت ہے، اگر (پناہ وقت گناہوں میں گزار کر) خود کو دوزخ کے بدلے بیچ ڈالو تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہو۔⁽¹⁾

تُو بِهِ قِيَمَتٌ وَرَأَيْتَ دَوْ جَبْهَانِي | چہ کُنْتُمْ قَدَرِ خُودِ نَمِي دَانِي

مفہوم: تم دونوں جہان سے قیمتی ہو، کیا کریں کہ تم اپنی قدر نہیں پہچانتے۔

اے عاشقانِ رسول! بتائیے! ایک طرف چائے کا ایک کپ، دوسری طرف نمازِ باجماعت کی صورت میں 27 نمازوں کا ثواب، آپ اپنی، اپنے وقت کی کیا قیمت لگاتے ہیں؟ ایک طرف دوستوں کی بیٹھک، ایک طرف جنت، بتائیے! آپ اپنی کیا قیمت لگاتے ہیں؟ ایک طرف بارش، بادل، خراب موسم، ایک طرف کامیابی، دونوں میں سے آپ کس پر ہاتھ رکھتے ہیں؟ ایک طرف یہ مزاج کہ میرا دل نہیں کر رہا، دوسری طرف نیکیاں، ایک طرف خواہش نفس، دوسری طرف جنت کی ابدی نعمتیں، آپ کسے پسند کرتے ہیں، اپنا وقت، اپنی زندگی کس کے بدلے فروخت کرتے ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا ہماری زندگی اتنی کم قیمت ہے کہ ہم بے معنی و جُوبات کی بنا پر اپنے مقصد کو فراموش کر دیں گے؟ نہیں، ہماری زندگی اتنی کم قیمت نہیں ہے، لہذا کبھی بھی نفس کے بہ کاوے میں مت آئیے۔ یاد رکھئے! جس طرح ہمارے پاس کام نہ کرنے کے بہانے ہوتے ہیں، اسی طرح کام کرنے کے بھی ہزار رستے ہوتے ہیں۔

جو آنا چاہو ہزار رستے، نہ آنا چاہو تو عذر لاکھوں
 اگر آپ سستی بھگانا چاہتے ہیں، اگر آپ زندگی کے سفر میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں
 تو کبھی بھی کام نہ کرنے کے بہانے مت سوچیے! ہمیشہ کام کرنے کی راہیں تلاش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

(6-7-8): دُعا کیجئے، باوجود ضرورت، ہدف بنا کر کام کیجئے

*- سستی سے بچنے کے لئے دُعا کرنا ہر گز مت بھولنے کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے، سرکارِ عالی وقار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّت کی تعلیم کے لئے دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ اے اللہ پاک! میں عاجز آنے سے اور

شاء اللہ! اس سوچ کی برکت سے بہت جلد سستی سے نجات مل جائے گی۔ اللہ ہمیں سستی و کاہلی سے محفوظ فرمائے۔ اَمِيْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً حصہ لیجئے! یہ بھی سستی و کاہلی سے نجات کا بہترین طریقہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: ”فجر کے لئے جگانا“ یاد رہے! نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگانا آخری نبی، نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول سرکارِ عالی و قارِ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کے جذبے کے تحت صبح فجر کی نماز سے پہلے گلی گلی جا کر بلند آواز سے درود و سلام پڑھتے اور لوگوں کو بستر چھوڑ کر نمازِ فجر کے لئے چل پڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ بھی اس دینی کام میں حصہ لیجئے، صبح جلدی اٹھئے، اللہ پاک نصیب کرے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے، ذکر و درود کیجئے، اذانِ فجر کے بعد مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگائیئے، اس عمل کی برکت سے ان شاء اللہ! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا اور اللہ کریم نے چاہا تو سستی و کاہلی سے بھی نجات مل جائے گی۔

کلمہ پاک کا ورد کرنے لگے

پنجاب، ضلع اوکاڑہ کے شہر دیپالپور کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میرے چچا محمد رفیق عطاری دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت و اہل سنت بزرگائے اعلیٰ کے مرید تھے، لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ان کا معمول تھا، صبح جلدی اٹھ

کر دُور دُور تک جاتے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایا کرتے تھے، اس عادت کی بنا پر سارے دیپالپور میں مشہور تھے، ایک مرتبہ فیصل آباد سے واپس گھر آرہے تھے، نمازِ عشاء کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر نماز ادا کی اور دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے، گاڑی اپنی رفتار سے جارہی تھی، اچانک چچا محمد رفیق عطاری نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور فرمایا: سب کلمہ پڑھو، سبھی نے کلمہ پڑھا، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک گاڑی کو زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی کھائی میں جا گری، سب لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر چچا محمد رفیق عطاری کو شدید زخم آئے، سخت تکلیف کے باوجود ان کی زبان پر کلمہ شریف جاری تھا اور ماشاء اللہ! قسمت دیکھئے! کلمہ پڑھتے پڑھتے ہی دُنیا سے رخصت ہو گئے۔⁽¹⁾

فضل و کرم جس پر بھی ہوا، لب پر مرتے دم کلمہ | جاری ہوا، جنت میں گیا، لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے کرم سے عرّت والے مہینے رَجَبِ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے، ہم نے رَجَبِ شریف کا بابرکت مہینہ کس طرح گزارنا ہے؟ آئیے! اس حوالے سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا، ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضویہ ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مکتوب (یعنی خط مبارک) سُنئے ہیں۔

مکتوب عطار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَکِ مَدِیْنَةِ مُحَمَّدِ الْیَاسِ عَطَّارِ قَادِرِی رَضَوِی عَفِیْعَتِہِ کِی جَانِبِ
 سے تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ کے آساتذہ،
 طلبہ، مُعلِّمات اور طالبات کی خدمات میں کعبہ مشرفہ کے گرد گھومتا ہوا، گنبدِ حضر کو چومتا

①... حیرت انگیز حادثہ، صفحہ: 25۔

ہو، رَجَبُ الْمُرَجَّبِ، شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ اور رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے روزہ داروں کی برکتوں سے مالامال جھومتا ہو اسلام!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ
ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہو

ورنہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں (حدائق بخشش شریف)

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبِ الْمُرَجَّبِ کی آمد آمد ہے۔
اس ماہ مبارک میں عبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ میں ندامت کے اشکوں سے آپاشی
کی جاتی اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجَبُ الْمُرَجَّبِ کے قدر دانو! تَعْلِيمٌ وَتَعَلُّمٌ (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حلال میں رُکاوٹ
نہ ہو، ماں باپ بھی منع نہ کریں تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا جس سے
جتنے بن پڑیں اتنے روزوں کے لیے کمر بستہ ہو جائے، سحری اور افطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفل
مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مدارسِ المدینہ اور تمام جامعہات المدینہ
میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرمادیجئے!

رَجَبِ کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرت سیدنا عبد اللہ
ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ
حرمین، سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے: ”رَجَبِ
کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے
دن کا ایک سال کا کفارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔“ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْبَيْهَقِيِّ)

ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فضائلِ شہرِ رَجَب، للتحال ص ۷)

میں گنہگار گناہوں کے سوا کیا لاتا | نیکیاں ہوتی ہیں سرکارِ نیکو کار کے پاس
نفلی روزوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں، اس ضمن میں دو احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

(۱): فرشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں

حضرت سیدتنا اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا بَرکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ“ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس (روزے دار) کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (سنن ترمذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

(۲): روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محترم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ معظّم میں حاضر ہوئے، اُس وقت حضور پُر نور، شافعِ یومِ النّشور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتہ کر رہے تھے فرمایا: اے بلال! ”ناشتا کرلو“ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں“ تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں، اور بلال کا رِزقِ جنت میں بڑھ رہا ہے“ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزے دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیْمَانِ ج ۳ ص ۲۹۷ حدیث ۳۵۸۶)

مفسرِ شہیر حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اسے بھی کھانے کے لیے بلانا سُنَّت ہے، مگر دلی ارادے سے بلائے جھوٹی تواضع نہ کرے، اور آنے والا بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بھوک اور جھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللهُ (یعنی اللهُ وَعَزَّوَجَلَّ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اپنی عبادات نہیں چھپانی چاہیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حضور پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہارِ رِیَا نہیں۔ (حضرت سیدنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی بیہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرت بلال رضی اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کے عوض (ع۔ و۔ ض) جنت میں کھائیں گے وہ عوض (یعنی بدلہ) اس سے بہتر بھی ہو گا اور زیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللهُ وَعَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ (مراجہ ج ۳، ص ۲۰۲)

مطالعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رسالے (1): ”کفن کی واپسی مع رجب کی بہاریں“ اور (2): ”آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مہینا“ پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبَانَ الْمُبْعَثِمْ میں فیضانِ سنت جلد اول کا باب ”فیضانِ رمضان“ بھی ضرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عیدِ معراجِ النبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیقِ فیضانِ رمضان بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیے، تمام اسلامی بھائیوں سے بالعموم

اور جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کے جملہ قاری صاحبان، آساتذہ، ناظمین اور طلبہ کی خدمتوں میں بالخصوص تڑپتی ہوئی مدنی عرض ہے کہ برائے کرام! (میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوٰۃ، فطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر عطیات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارم کو عطیات کی ترغیب دلائیں) خدا کی قسم! مجھے اُن آساتذہ اور طلبہ کے بارے میں سن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کر کے رَمَضَانَ النُّبَارِک، جامعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہدایات کے مطابق چندے کے بستوں پر ذمے داریاں سنبھالتے ہیں، جو آساتذہ اور طلبہ بغیر کسی عذر کے محض سستی یا غفلت کے باعث عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خصوصی مدنی پھول: جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے ہر ایک کی خدمت میں تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 107 صفحات پر مشتمل کتاب، ”چندے کے بارے میں سوال جواب“ کا دوبارہ مطالعہ فرما لیجئے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانَ النُّبَارِک میں چندے اور بقر عید میں کھالوں کے لیے کوشش کر کے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تو ان سے ہمیشہ کے لیے خوش ہو جا اور ان کے صدقے مجھ پاپی و بدکار، گنہگاروں کے سردار سے بھی سدا کے لیے راضی ہو جا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جمادى الاخرى میں رسالہ ”کفن کی واہسی“ اور ماہ رَجَبِ النُّرَجَبِ میں ”آقا صلیٰ

اللہ تَعَالَى عَلَیْهِ وَالْوَٰلِدُ وَسَلَّمَ کا مہینا“ اور شَعْبَانُ الْبُعْظَمُ میں ”فِيضَانِ رَمَضَانَ“ (مکمل) پڑھ یا سُن لینے کی سعادت حاصل کرے مجھے اور اُس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَٰلِدُ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔ اُمِّیْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَٰلِدُ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
کم کھانا سُنّت ہے

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (1): جب بندہ کم کھاتا ہے، اس کا باطن نور سے بھر جاتا ہے۔ (2): جو دُنیا میں کم کھائے، کم پئے، اللہ پاک فرشتوں کے سامنے اس پر فخر فرماتا ہے۔ (2)

اے عاشقانِ رسول! کم کھانا سُنّت ہے۔ ❀ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھوک سے کم کھایا کرتے تھے، ❀ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب تک دُنیا میں تشریف فرما رہے، کبھی لگاتار 2 راتیں پیٹ بھر کر نہ کھایا ❀ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھوک

①... جامع صغیر، صفحہ: 233، حدیث: 3831۔

②... مَجْمَعُ الرِّوَايَةِ، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ حُسْنِ أَخْلَاقِ كَيْفِيَّةِ الْبَيَانِ فِيهِ، جُلْد: 8، صَفْحَة: 19، حَدِيث: 12687۔

کے سبب پیٹ پر پتھر باندھا کرتے تھے۔

کھانے کی مقدار کے متعلق احکام: ❀ بھوک رکھ کر کھانا سنت ہے ❀ جتنی بھوک ہے، اتنا کھا لینا مُباح ہے (یعنی اس میں نہ گناہ، نہ ثواب) ❀ پیٹ بھر کر اتنا کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا گمان ہو، حرام ہے ❀ پیٹ بھر کر اتنا کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو، مکروہ ہے ❀ غذا میں اتنی کمی کر دینا کہ فرائض کی ادائیگی میں خلل آئے، ناجائز ہے۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد



دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ

الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستر (70) دروازے

صَلَّى اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

①...أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، صفحہ: 151، خلاصہ۔

②...أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽¹⁾

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُودِ شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً يُدَوِّرُ بِهَا اللّٰهُ
عَلَّامَهُ اَحْمَدَ صَاوِي رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْضُ بُرُغُوغٍ سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيْف كُو اِيك

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيْف پڑھنے كا ثواب حَاصِل ہوتا ہے۔⁽²⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ايك دن ايک شخص آيا تو حُضُورِ اَنْوَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ کے درميان بٹھا ليا۔ اِس سے صحابہ كرام عليهم الرضوان كو حيرت ہوئی کہ یہ كون بڑے مرتبے
والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سركار صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا
ہے تو يوں پڑھتا ہے۔⁽³⁾

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْ لَهٗ النِّعَمَ النَّكَرَةَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شَفَاعَةِ اُمِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كا عِظْمَتِ وَالَا فَرْمَانِ هِيَ: جو شخص يوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس
کے ليے ميري شَفَاعَتِ واجب ہو جاتی ہے۔⁽⁴⁾

①... قَوْلُ الْبَدْرِ نَبِيِّ، بَابُ ثَانِي، صَفْحَةُ: 277-

②... اَفْضَلُ الصَّلَاةِ، صَفْحَةُ: 149-

③... قَوْلُ الْبَدْرِ نَبِيِّ، بَابُ اَوَّلٍ، صَفْحَةُ: 125-

④... التَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ، كِتَابُ الذِّكْرِ وَالذِّكْرُ وَالذِّكْرُ، جُلْدُ: 2، صَفْحَةُ: 329، حَدِيثُ: 30-

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
(حلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرشِ کرب)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔ (2)



①... جَمَعَ الرُّوَادُ، كِتَابُ الْأَذْعِيَّةِ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

②... تَارِيخُ ابْنِ عَسَاكِرَ، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔